یہ التجاء میری پرور دِگار تو سن لے

یہ التجاء میری پرور دِگار تو سن لے
میں پنجتن کا محب ہوں مجھے بھی تو چن لے
محمد و علی و فاطمہ ، حسین و حسن
ہو زیر لب یہی جس دم جدا ہو جان و تن

طفیلِ پنجتنِ پاک اُن کا ذاکر ہوں
اور اپنے شعر و سخن سے میں اُن کا شاکر ہوں
میں اُن کی مدح ثناء صبح و شام کرتا ہوں
اور اپنی جھولی کو لعل و گوہر سے بھرتا ہوں

یہ آرزو لیئے روتی ہے اشک بار آنکھیں
کہ جلد دیکھیں مدینہ یہ بے قرار آنکھیں
جہاں سے دیکھیں تو عرشِ خدا بھی دور نہیں
بقیع بھی پاس ہے اور فاطمہ بھی دور نہیں

بلایئے ہمیں مشکل کشاء نجف جلدی
وہاں سے جائینگے کرب و بلاء طرف جلدی
ضریح کو تھام کے مولی کی خوب روئینگے
گناہ کے میل کو ہم آنسوؤں سے دھوئینگے

یہ سیف دین جو اک پنجتن کے داعی ہے
حیات اِن کی سوئے پنجتن مساعی ہے
جو پنجتن کا تمہیں عکس دیکھنا ہو اگر
تو سیف دین کا تم دیکھو چہرۂ انور

تمام عالِم ایماں میں یہ وہ ہستی ہے
نبی کے دور کی رحمت جہاں برستی ہے
سخی علی کی طرح ہے یہ اِس زمانے میں
دُرِ عظیم ہیں زہراء کے یہ خزانے میں

ہمارے دور کے مشکل کشاء ہوئے یہ تو
حسن حسین سے حاجت رواں ہوئے یہ تو
دعاء سے پنجتنِ پاک کی ہو شاد سدا
رکھے انہیں یوں ہی صحت میں عافیت میں خدا

یہ دَر ہے پنجتنِ پاک کا یہاں مانگو
ملے گا چاہے زمیں مانگو آسماں مانگو
حسؔامی شرط یہ ہے دل میں ہو ولاء اِن کی
پھر اِس کے بعد تو گنتے رہو عطاء اِن کی

٭٭٭٭٭